بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۱۶

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۹ ہجرت ۱۳۴۷ ہش | ۲۰ صفر ۱۳۸۸ھ | ۱۹ مئی ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۱۰

۶۱

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۸ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے سے بہتر ہے لیکن نقرس کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۱۸ مئی۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال بہت ناساز ہے۔ ٹانگ میں بدستور شدید درد ہے جس کی وجہ سے اٹھنا بیٹھنا بھی مشکل ہے نیز ضعف بھی بہت ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے حد برکت ڈالے۔ آمین اللّٰہم آمین

● ربوہ ۱۸ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ علالتِ طبع کے باعث کل نمازِ جمعہ پڑھانے تشریف نہیں لا سکے۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے نمازِ جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے سورۂ انفال کی آیات ۴۶، ۴۷ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تدبیر، دعا، اطاعتِ امام، اور باہمی اتحاد کے ضمن میں احباب جماعت کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ خطبہ کے آخر میں آپ نے وقفِ عارضی کی اہمیت کو واضح کرکے انہیں اِس بابرکت تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین بھی فرمائی۔

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول میں داخلہ

فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول میں نرسری اور پہلی کلاسز میں داخلہ شروع ہے۔ ساکنین ربوہ کے لئے چھوٹے بچوں کا اس سے بہتر اور کوئی سکول نہیں۔ اس میں بہت چھوٹی عمر کے بچے بھی نرسری کلاس میں داخل کئے جا سکتے ہیں۔ جہاں انہیں صاف ستھرے ماحول میں پڑھایا جاتا ہے اور ہر طرح کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

یہ تعلیمی ادارہ براہ راست حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کے زیر نگرانی چل رہا ہے۔ اس کے اسٹاف کو آپ کی راہ نمائی حاصل ہے۔ دینی تعلیم کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ احباب کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچوں کو اس سکول میں داخل کرائیں اور ہمیں بہترین خدمت کا موقعہ دیں۔

(آنریری سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو چیز انسان کو خدا تعالیٰ کے قرب سے دور پھینکنے والی ہے وہ یہی ذات کا گھمنڈ ہے

اِس سے تکبّر پیدا ہوتا ہے اور تکبّر انسان کو حقیقی نیکی سے محروم کر دیتا ہے

"بعض نادان ایسے بھی ہیں جو ذاتوں کی طرف جاتے ہیں اور اپنی ذات پر بڑا تکبّر اور ناز کرتے ہیں۔ بنی اسرائیل کی ذات کیا کم تھی جن میں نبی اور رسول آئے تھے لیکن کیا ان کی اس اعلیٰ ذات کا کوئی لحاظ خدا تعالیٰ کے حضور رہا؟ جب ان کی حالت بدل گئی جیسا کہ ابھی میں نے کہا ہے ان کا نام سؤر اور بندر رکھا گیا اور انہیں اس طرح پر انسانیت کے دائرہ سے خارج کر دیا۔ میں نے دیکھا ہے کہ بہت لوگوں کو یہ مرض لگا ہوا ہے خصوصاً سادات اس مرض میں بہت مبتلا ہیں وہ دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں اور اپنی ذات پر ناز کرتے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ذات کچھ بھی چیز نہیں ہے اور اسے ذرا بھی تعلق نہیں ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو سید ولدِ آدم اور افضل الانبیاء ہیں انہوں نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے صاف طور پر فرمایا کہ اے فاطمہؓ تو اس رشتہ پر بھروسہ نہ کرنا کہ میں پیغمبر زادی ہوں۔ قیامت کو یہ ہرگز نہیں پوچھا جاوے گا کہ تیرا باپ کون ہے وہاں تو اعمال کام آئیں گے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے قرب سے زیادہ دور پھینکنے والی اور حقیقی نیکی کی طرف آنے سے روکنے والی بڑی بات یہی ذات کا گھمنڈ ہے کیونکہ اس سے تکبّر پیدا ہوتا ہے اور تکبّر ایسی شے ہے کہ وہ محروم کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں وہ اپنا سارا سہارا اپنی غلط فہمی سے اپنی ذات پر سمجھتا ہے کہ میں گیلانی ہوں یا فلاں سید ہوں۔ حالانکہ وہ نہیں سمجھتا کہ یہ چیزیں وہاں کام نہیں آئیں گی۔ ذات اور قوم کی بات تو مرنے کے ساتھ ہی الگ ہو جاتی ہے۔ مرنے کے بعد اس کا کوئی تعلق باقی رہتا ہی نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں یہ فرماتا ہے۔

مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ

کوئی بُرا عمل کرے خواہ کتنا ہی کیوں نہ کرے اس کی پاداش اس کو ملے گی۔ یہاں کوئی تخصیص ذات اور قوم کی نہیں اور پھر دوسری جگہ فرمایا۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۸۸-۱۸۹)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے نہایت عظیم الشان کام ہمارے سپرد کیا ہے

اس کام کی وسعت اور اہمیت مقتضی ہے کہ ہم اپنی پوری طاقت اور توجہ اس پر صرف کریں

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دُور
اے مرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ - فرمودہ ۸ ستمبر ۱۹۲۲ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انسان جب کوئی کام شروع کرتا ہے تو

پہلے اندازہ کرلیتا ہے

کہ کتنا بڑا کام ہے۔ اس کے مطابق پھر وہ اپنی طاقت خرچ کرتا ہے۔ اگر کام بڑا ہو تو زیادہ محنت اور کوشش کرتا ہے اور اگر چھوٹا ہو تو اس کے لئے مناسب زور لگاتا ہے۔ یہ بات ایسی ضروری سمجھی گئی ہے اور اس کی خلاف ورزی میں اتنے نقصان سمجھے گئے ہیں کہ خدا نے ایک ایسی قوت پیدا کی ہے جو بتاتی ہے کہ کسی کام کے لئے کتنی قوت ضروری ہے جیسے کان ہیں جو ہمیں بتاتے ہیں کہ کیسی آواز ہے کس قسم کی آواز ہے اور کس کی آواز ہے۔

دیکھو عالم کون ہے وہ جو تاریخ جانتا ہے۔ زبان، جغرافیہ، حساب، ڈاکٹری، قانون جانتا ہو مگر یہ علوم کہاں سے آئے، دوسروں نے ذرہ ذرہ ملایا۔ کسی نے کوئی چیز معلوم کی کسی نے کوئی۔ وہ سب جمع ہو گئیں۔ اور ہم کانوں کے ذریعہ سنکر ان علوم سے واقف ہو جاتے ہیں۔ پھر ہم کانوں کے ذریعہ ہی بولنا سیکھتے ہیں۔ جو پیدائشی بہرے ہوں وہ بول بھی نہیں سکتے۔ کیونکہ بولنا انسان کو سنکر ہی آتا ہے۔ پس اگر کان نہ ہوتے تو زندگی دوبھر ہو جاتی۔

اور

اگر آنکھیں نہ ہوتیں

تو علوم رائیگاں جاتے اور انسان ہر وقت خطروں میں پڑا رہتا نہ کنوئیں گڑھے۔ ٹیلے میں تمیز نہ کر سکنے کے باعث ٹھوکریں کھاتا پھرتا۔ کان کے ذریعہ سنتا ہے۔ مگر کان جو کچھ سنتے ہیں وہ سب محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے قدرت نے آنکھ دی ہے۔ جو کتاب سے دیکھ کر پڑھ لیتی ہے اور اس طرح علوم محفوظ ہو جاتے ہیں۔ آج جو کتابیں لکھی جاتی ہیں وہ ہزار سال کے بعد بھی پڑھی جائیں گی اور

اس وقت کے لوگ بھی ان سے فائدہ اُٹھا سکیں گے

لیکن اگر صرف زبانی باتیں ہوں تو انسان خود بھی ان سب کو یاد نہیں رکھ سکتا۔ پس اگر آنکھیں نہ ہوتیں تو بھی علوم ضائع ہو جاتے۔ اور پھر رنگوں کے تغیرات سے جو انسان علوم حاصل کرتا ہے وہ بھی نہ کر سکتا۔ مثلاً پھلوں کے متعلق دیکھتا ہے کہ وہ سبز ہیں اور ابھی پکے نہیں اور پھر رنگت میں ایک خاص تغیر آتا ہے وہ زردی مائل ہو جاتے ہیں۔ یہ تغیر بتاتا ہے کہ پھل پک گیا۔ اگر آنکھ نہ ہوتی تو یہ نہ معلوم کر سکتا اور رنگوں سے جو کام چلتے ہیں وہ بھی بند ہو جاتے۔ علاوہ ازیں وہ عزیزوں رشتہ داروں کو دیکھتا ہے اور ان سے جو مسرت حاصل کرتا ہے وہ بھی نہ کر سکتا۔

چاند ستاروں کو دیکھتا ہے

نگاہ بتاتی ہے کہ فلاں ستارہ کہاں ہے اور فلاں ستارہ کہاں، اور اس سے وہ اپنے سفر میں کام لیتا ہے۔ لیکن نگاہ نہ ہو تو بھٹکتا پھرتا پھر ستاروں کو ہی دیکھ کر جو جنتریاں بنتی اور کاروبار میں آسانی بہم پہنچاتی ہیں وہ بھی نہ بنتیں۔

پھر

زبان چکھنے کے لئے ہے

وہ نہ ہوتی تو میٹھے اور پھیکے کڑوے اور کھٹے کا فرق نہ ہوتا اور ناک سے خوشبو اور بدبو معلوم کرتا ہے۔ تمام خوشبودار چیزیں مفید ہوتی ہیں اور بدبودار مضر۔ اس لئے ناک کے ذریعہ نقصان رساں چیزوں سے بچتا ہے۔ اور مفید سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ پھر جسم میں سردی گرمی کا احساس رکھا گیا ہے۔ اگر یہ احساس نہ ہوتا تو برف میں بیٹھا رہتا۔ اور اسے احساس نہ ہوتا۔ نمونیہ ہو کر ہلاک ہو جاتا۔

یا گرمی میں پسینہ نکلتا ہے۔ اس کے لئے پنکھا جھلتا ہے۔ اگر گرمی کا احساس نہ ہوتا تو گرمی میں کام کرتا اور پسینہ نکل نکل کر اس کا خون اس قدر کم ہو جاتا کہ وہ ہلاک ہو جاتا۔ پھر نرم اور سخت کا احساس بھی انسان کے لئے مفید ہے۔ اگر سخت چیز کو محسوس نہ کر سکتا تو زخمی ہو جاتا اور اس کو پتہ بھی نہ لگتا۔

غرض جس طرح سُننے دیکھنے۔ چکھنے سونگھنے اور چھونے کی قوت ہے اسی طرح

ایک قوت انسان میں ایسی بھی ہے

جو بتاتی ہے کہ فلاں کام کے لئے کتنی قوت کی ضرورت ہے۔ پہلے یہ قوت معلوم نہ تھی مگر اب نئے ذرائع اور آلات سے معلوم ہوئی ہے پہلے لوگ پانچ حواس قرار دیتے تھے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ نو حواس ہیں۔ ان میں سے ایک حس یہ ہے جس کے متعلق مَیں نے بتایا ہے کہ وہ بتاتی ہے کہ فلاں کام کے لئے کتنی قوت کی ضرورت ہے اس طاقت کے رکھنے میں اللہ تعالےٰ نے انسان پر بڑا احسان فرمایا ہے کیونکہ اس سے انسان اپنی طاقتوں کو تباہ کرنے سے بچ جاتا ہے اور اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ کہاں مجھ کو کتنی طاقت لگانی چاہیئے اور کہاں کتنی۔ اس طرح اس کی زائد طاقت ضائع نہیں ہوتی۔ مثلاً ایک قلم انسان اٹھانا چاہتا ہے وہ قوت اس کو بتا دیتی ہے کہ اس کے لئے کتنی طاقت کی ضرورت ہے۔ اگر یہ نہ ہوتی تو انسان پیسہ کے اٹھانے کے لئے بھی اتنی ہی طاقت لگاتا جتنی من بھر بوجھ کے اٹھانے کے لئے خرچ کرتا ہے اور اس طرح اب جو انسان ساٹھ ستّر سال زندہ رہتا ہے اس کی بجائے پندرہ بیس سال میں مر جاتا۔

خدا نے اس حس کو پیدا کر کے

انسان کی طاقت کو محفوظ کر دیا

ورنہ انسان ہلاک ہو جاتا۔ مگر جہاں یہ خطرہ تھا کہ تھوڑے کام کے لئے زیادہ طاقت خرچ کر کے انسان اپنی قوت کو تباہ نہ کر لے وہاں یہ بھی خطرہ ہے کہ انسان بڑے کام کے لئے تھوڑی طاقت صرف کر کے اپنے کام ہی کو تباہ کر لیتا ہے۔ مثلاً اگر نہر کو بند کرنے کی ضرورت ہو اور کوئی شخص اس میں ایک بورا مٹی کا ڈالے تو نہر کا پانی بجائے رُکنے کے اس کو بہا لے جائے گا۔ لیکن اگر ہمارے پاس کوئی ایسا ذریعہ ہو جس سے ہم نہر میں یکدم اتنی مٹی ڈال سکیں جس سے تھوڑی دیر کے لئے اس میں روک پیدا ہو سکے تو پھر اس وقفہ کے دوران میں زیادہ مٹی ڈال سکتے ہیں یا مثلاً پرنالے بہتے ہیں اگر ان کو بند کرنے کے لئے تولہ بھر مٹی ڈالی جائے تو اس سے پانی نہیں رُکے گا۔ خواہ سارا دن تولہ تولہ مٹی ڈالی جائے۔ لیکن اگر یکدفعہ کافی مٹی ڈال دی جائے گی تو پانی رُک جائے گا۔

مَیں نے اپنی جماعت کو بارہا توجہ دلائی ہے کہ

ہمارا کام عظیم الشان حیثیت رکھتا ہے

اور دنیا کے تمام کاموں سے بڑا ہے۔ چونکہ ہم دنیا میں حقیر سمجھے جاتے ہیں اس لئے ہمارا بڑا کام دنیا کی نظر میں معمولی ہے اور دنیا کے معمولی کام اہم۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ کام ہمارا ہی سب سے بڑا ہے۔ اگر انگریزوں کا ایک وزیر ایک دن کی بھی چھٹی لے یا کسی کام پر باہر جائے تو اس کے متعلق تمام اخبارات میں تاریں چھپ جاتی ہیں۔ اس قدر بڑی اس کی شخصیّت سمجھی جاتی ہے۔ مگر دیکھنا چاہیئے کہ انگریزوں کے ایک وزیر کا نہیں سب کا کیا کام ہے یہی کہ برطانیہ میں اور چند اَور ممالک میں جو ان کے ماتحت ہیں امن قائم رکھنا ان کا فرض ہے۔ اگر وہ اپنے اس فرض کو پورے طور پر ادا کریں اور اس میں کامیاب ہو جائیں تو بھی کیا ہے لوگوں کو ۳۰، ۴۰ یا ۶۰، ۷۰ سال کی زندگی میں امن مل جائیگا وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہوں تو ۶۰۔۷۰ سال تک امن ہو گا مگر مرنے کے بعد لوگوں کو جو عذاب ملے گا اس سے ان کو بچانے والا کون ہو گا۔ یہ وزیر اور بادشاہ تو خود پکڑے ہوئے ہوں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ ہم نے تم کو عقل دی طاقت دی۔ پھر تم نے ہماری بجائے ایک انسان کو کیوں خدا بنایا۔ اس وقت تو وہ اپنے کئے کے جواب دہ ہوں گے دوسروں کو کیا بچائیں گے اسی طرح دوسری حکومتیں ہیں مثلاً فرانس۔ امریکہ۔ جاپان۔ اچھا کام کر رہی ہیں لیکن ان کا کام اسی سے متعلق ہے اور اسی دنیا کی زندگی تک محدود ہے۔

ہمارا کام یعنی تبلیغِ اسلام بہت وسیع ہے۔ انگلستان کا کام بھی ہمارے ذمّہ ہے۔ امریکہ کا کام بھی ہمارے ذمّہ ہے۔ فرانس کا کام بھی ہمارے ذمّہ ہے جرمنی کا کام بھی ہمارے ذمّہ ہے۔ روس کا کام بھی ہمارے ذمّہ ہے۔ چین کا کام بھی ہمارے ذمّہ ہے۔ غرض

ساری دُنیا کا کام ہمارے ذمّہ

ہے۔ پھر ان کا کام صرف اس دنیا سے تعلق رکھتا ہے مگر ہمارا کام ہمیشہ کی زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ اس زندگی کو پُر امن بنانے کی کوشش کرتے ہیں مگر ہم نہ صرف اِس زندگی کو پُر امن بنانا چاہتے ہیں بلکہ آئندہ زندگی کو پُر امن بنانا بھی ہمارا کام ہے۔ ان کا کام یہیں ختم ہو جاتا ہے لیکن ہمارا کام یہیں پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ ابدالآباد تک جاتا ہے۔ ان کے کام کی حیثیت ایسی ہے جیسے کمانے والے شخص کے مقابلہ میں بچے کے کام کی ہو۔ اور ہمارے کام کی حیثیت بچّے کے مقابلے میں کمانے والے شخص کے کام کی ہے۔ بچّہ کا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ اس کی باتوں اور حرکات پر ماں باپ ایک آن کی آن خوش ہو کر ہنس لیں۔ لیکن بڑے شخص کے کام پر کنبہ کی زندگی کا مدار ہوتا ہے۔ پس ان کے کام یہیں ختم ہو جاتے ہیں مگر ہمارے کام آگے چلتے ہیں۔ اب اگر ان میں سُستی ہو جائے تو سمجھ لو کہ ہم کس قدر سرزنش کے قابل ہوں گے۔

اس کام کے لئے جو اتنا اہم ہے ہمیں

بہت بڑی طاقت کی ضرورت

ہے۔ اور اگر اس کے لئے پوری طاقت صرف نہ کی جائے تو ممکن ہے کہ پہلی محنت بھی ضائع ہو جائے۔ اگر محنت کی رفتار یہ ہو گی جو ایک بہتے ہوئے پرنالہ کے سامنے ایک تولہ مٹی کی ہوتی ہے تو خواہ کئی آدمی کام پر لگ جائیں وہ پرنالے کو بند نہ کر سکیں گے اور ان کی محنت اکارت جائے گی۔ پس

ہماری جماعت کا فرض ہے

کہ اس کا ہر ایک فرد پوری طاقت اور توجہ سے اس کام میں لگ جائے مگر افسوس ہے کہ ہماری جماعت میں کم لوگ ہیں جنہوں نے اپنے کام کی اہمیت کو سمجھا ہے اور پھر اور بھی کم ہیں جنہوں نے سمجھ کر اس کے مناسب طاقت خرچ کی ہے۔ ہمارا کام تو اس قسم کا ہے کہ ہماری جماعت کے ہر چھوٹے بڑے عالم غیر عالم۔ امیر غریب۔ بچّے۔ بوڑھے۔ مرد عورتیں اس میں لگ جائیں۔ دیکھو جس وقت مکان خطرے میں ہو تو یہی نہیں کہ بڑے ہی کام میں لگتے ہیں بلکہ بچّے بوڑھے۔ عورتیں سب کے سب کام میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

جب گھر میں آگ لگی ہوئی ہو تو نہ بچّہ کے لئے آرام ہوتا ہے۔ نہ عورت اور بوڑھے کے لئے بلکہ اس وقت گھر کا ہر ایک فرد کام میں تندہی سے مصروف

ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں کامیابی کی امید ہوتی ہے۔ اس وقت دُنیا میں آگ لگی ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس آگ کو بجھائیں۔ اگرچہ ہماری جماعت تھوڑی ہے۔ اور اگر وہ ساری بھی لگ جائے تو کام کے مقابلہ میں اس کی کوشش تھوڑی ہی ہوگی۔ مگر جس کا یہ کام ہے اس کا وعدہ ہے کہ جب ہم اپنی تمام طاقت لگا دیں گے تو وہ مدد کرے گا اور خود اس کام کو درست کر دے گا۔ اس کا وعدہ ہے جب تم اپنی طرف سے پوری سعی کرو گے تو باقی سوراخ جو بند نہ کر سکو گے وہ خود بند کر دے گا۔ اگر خود کام میں سُستی کرو گے تو اس کی طرف سے مدد نہیں آ سکتی۔ لیکن جب تم اپنی طاقت خرچ کرو گے تو

خدا کی غیرت

جوش میں آئے گی۔ میرے بندے کمزور ہو کر اس کام میں لگے ہیں تو میں طاقتور ہو کر کیوں نہ ان کے کام کو انجام دوں اور جب اس کی مدد آ جاتی ہے تو ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتے ہیں اور کمزور طاقتور ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو قوت دے غافلوں کو ہوشیار کرے اور ہمارے دلوں کو اپنی راہ میں کھول دے کہ ہم اس راہ میں سب کچھ خرچ کرتے ہوئے تنگی اور انقباض نہ محسوس کریں تاکہ ہم اس کے فضلوں کے وارث ہوں۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں

ملک کے دس سالہ دورِ ترقی کی تقریبات کا پروگرام

صدرِ مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی قیادت میں پاکستان نے پچھلے دس سال میں جو نمایاں ترقی کی ہے اس کی صحیح تصویر طلباء اور عوام میں اجاگر کرنے کے لئے نیز اس دس سالہ کامیاب دَور کے ختم ہونے پر اظہارِ مسرت کے لئے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے سٹاف کی ایک سب کمیٹی کی تشکیل فرمائی ہے۔

سب کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ مورخہ ۹۔مئی ۶۸ء میں فیصلہ کیا ہے کہ یہ دس سالہ دورِ ترقی منانے کے لئے مندرجہ ذیل مختلف النوع پروگراموں پر عمل کیا جائے:۔

۱۔ ایک اجلاس عام میں پچھلے دس سال کی اصلاحات اور کامیابیاں پر مبنی تقاریر ہوں۔
۲۔ ایک مقابلہ مضمون نویسی کا اُردو اور انگریزی میں کرایا جائے جس کا موضوع دس سالہ دورِ ترقی سے متعلق ہو۔
۳۔ کالج کے رسالہ المنار کا ایک خاص باتصویر شمارہ شائع کیا جائے جس میں ترقی کے دَور سے متعلق مضامین ہوں۔
۴۔ اکتوبر کے وسط میں ایک Rowing Gala منعقد کیا جائے۔
۵۔ باسکٹ بال ٹورنامنٹس کا ایک سلسلہ شروع کیا جائے۔
۶۔ دوسری کھیلوں کے بھی مقابلہ جات کرائے جائیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

چندہ مساجد اور احمدی خواتین

عرصہ زیرِ رپورٹ ۱۶؍اپریل سے ۳۰۔اپریل ۶۸ء تک چندہ مساجد کے سلسلہ میں تین ہزار نو سو سولہ روپے کے وعدہ جات وصول ہوئے ہیں اور چار ہزار نو سو بیالیس روپے کی وصولی ہوئی۔ الحمد للہ۔ گویا ۳۰۔اپریل تک وعدہ جات کی کل مقدار چار لاکھ ستانوے ہزار سات سو اکاسی روپے اور وصولی کی کل مقدار چار لاکھ اکاون ہزار دو سو اٹھتر روپے تک پہنچتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد تعمیر ہو چکی ہے احمدی خواتین نے اب اس خرچ کی ہوئی رقم کو پورا کرنا ہے جو مسجد کی تعمیر پر خرچ کی جا چکی ہے گویا یہ رقم ہم پر ایک قسم کا قرض ہے۔ اور ہر مسلمان کو اپنے قرض کی ادائیگی کی فکر ہوتی ہے۔ مزید اڑتالیس ہزار سات سو بائیس روپے ہم نے جمع کرنے ہیں جس میں سے چھیالیس ہزار کی رقم ایسی ہے جس کے وعدے موجود ہیں لیکن وصولی نہیں ہوئی۔

اس لئے تمام لجنات کی عہدہ داران کو اس طرف توجہ دلاتی ہوں کہ جلد از جلد بقایا جات کی وصولی کریں۔ جو چندہ بھجوائیں خواہ رقم کتنی ہی قلیل ہو یہ ساتھ لکھیں کہ یہ کس بہن کی طرف سے چندہ ہے۔ تفصیل نہ آنے کے بعد اُلجھن پیدا ہو جاتی ہے اور بعض مستورات جو ادائیگی کر چکی ہوتی ہیں یہ سمجھا جاتا ہے کہ ان کی طرف سے ابھی ادائیگی نہیں ہوئی۔ نئے وعدہ جات بھی لینے کی کوشش کریں۔ مسجد کی تحریک کے بعد بہت سی بہنیں ایسی ہوں گی جو تحریک کے ابتداء میں حصہ لینے کے قابل نہ ہوں گی لیکن اب ان کی مالی حالت بہتر ہو گی تحریک کرنے پر وہ شامل ہو سکتی ہیں۔

جہاں لجنات کی تنظیم ابھی تک قائم نہیں وہاں کی بہنوں سے میری درخواست ہے کہ وہ مسجد کے لئے اپنا چندہ اپنے جماعتی چندوں کے ساتھ وہاں کے سیکرٹری مال یا جو بھی انتظام ہو بھجوا دیں۔ ایک احمدی عورت بھی ایسی نہ ہونی چاہیئے جس نے اس میں حصہ نہ لیا ہو۔

مڈل میں تمام کامیاب ہونے والی طالبات سے درخواست ہے کہ وہ مسجد کے لئے چندہ بھجوائیں۔ اسی طرح میٹرک کا نتیجہ شائع ہونے پر تمام کامیاب طالبات مسجد کے لئے چندہ دیں۔

ہم سب کی متفقہ کوشش اور دعا یہ ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اجتماع ۶۸ء سے قبل اس چندہ کی پورے طور پر ادائیگی کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی شائع شدہ نئی کُتب

(از حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اس سال اللہ تعالیٰ کی توفیق سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ اشاعت نے جلسہ سالانہ کے موقع پر مندرجہ ذیل کتب شائع کی ہیں احمدی خواتین کو چاہیئے کہ یہ کتب خریدیں۔ ہر احمدی گھرانہ میں کم از کم ایک ایک کتاب کا ہونا بہت ضروری ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ وہ اپنے مقامات پر ان کتب کے شائع ہونے کا اعلان کرتی رہیں۔ جو لجنات ایک سَو روپے کی کتب سے زائد منگوائیں گی اُن کو فی روپیہ دو آنے کمیشن دیا جائے گا۔

۱۔ الازھار لذوات الخمار:۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں احمدی مستورات سے جو خطبات فرمائے ان کا مکمل مجموعہ شائع کیا گیا ہے۔ اعلیٰ کاغذ پر شائع شدہ کتاب کی قیمت گیارہ روپے۔ معمولی کاغذ کی کتاب کی قیمت سات روپے اور بغیر جلد کے چھ روپے۔

المصابیح:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان آٹھ تقاریر کا مجموعہ جو آپ نے مستورات کے جلسوں میں فرمائیں یا ان کے متعلق ارشادات فرمائے۔ ہر احمدی گھرانے میں یہ کتاب ضرور ہونا چاہیئے تا مستورات اُن کو پڑھ کر اپنے امام کی آواز پر جلد جلد لبیک کہہ سکیں۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

رپورٹ سالانہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۶۷-۱۹۶۶ء:۔ قیمت تین روپے

یہ تمام کتب دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ سے مل سکیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں اطاعت کا بلند معیار

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ فِیْمَا اَحَبَّ وَکَرِہَ اِلَّا اَنْ یُّؤْمَرَ بِمَعْصِیَۃٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِیَۃٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَۃَ (بخاری)

ترجمہ:۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر مسلمان پر اپنے افسروں کی ہر بات سننا اور ماننا فرض ہے خواہ اسے ان کا کوئی حکم اچھا لگے یا برا لگے۔ سوائے اس کے کہ وہ کسی ایسی بات کا حکم دیں جس میں خدا اور رسول کے کسی حکم کی (یا کسی بالا افسر کے حکم کی) نافرمانی لازم آتی ہو اگر وہ ایسی نافرمانی کا حکم دیں تو پھر اس میں ان کی اطاعت فرض نہیں۔

تشریح۔ یہ حدیث اسلامی معیارِ اطاعت کا بنیادی اصول پیش کرتی ہے اسلام ایک انتہا درجہ کا نظم و ضبط کا مذہب ہے وہ کسی شخص کو اپنے حلقہ میں جبراً داخل کرنے کا مؤید نہیں اور صاف اعلان کرتا ہے کہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (یعنی دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں) لیکن جب کوئی شخص خوشی اور شرح صدر کے ساتھ اسلام قبول کرتا ہے تو پھر اسلام اس سے اس نظم و ضبط کی توقع رکھتا ہے جو ایک منظم قوم کے شایان شان ہے وہ اپنے ہر فرد کو کامل اطاعت کا نمونہ بنانا چاہتا ہے اور افسروں کے حکموں پر حیل و حجت کی اجازت نہیں دیتا کہ جو حکم پسند ہوا وہ مان لیا اور جو ناپسند ہوا اس کا انکار کر دیا۔ "سنو اور مانو" اسلام کا ازلی نعرہ رہا ہے۔ مسلمان کے اس ضابطۂ اطاعت میں صرف ایک ہی استثنا ہے اور وہ یہ کہ اسے کسی ایسی بات کا حکم دیا جائے۔ جو صریح طور پر خدا اور اس کے رسول یا کسی بالا افسر کے حکم کے خلاف ہو اس کے علاوہ ہر حکم میں خواہ وہ کچھ ہو اور کیسے ہی حالات میں دیا جائے "سنو اور مانو" کا اٹل قانون چلتا ہے۔

اور یہ جو اس حدیث میں الطاعۃ (یعنی مانو) کے لفظ کے ساتھ السمع (یعنی سنو) کے لفظ کا اضافہ کیا گیا ہے اس میں اس لطیف حکمت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔ کہ ایک مسلمان کا کام صرف منفی قسم کی اطاعت نہیں ہے کہ جو حکم اسے پہنچ جائے اسے مان لے اور بس بلکہ اسے مثبت قسم کی شوق آمیز اطاعت کا نمونہ دکھانا چاہیئے اور گویا اپنے افسروں کی طرف کان لگائے رکھنا چاہیے کہ کب ان کے منہ سے کوئی بات نکلے اور کب میں اسے مان لوں۔ ورنہ محض اطاعت کے لئے الطاعۃ (یعنی مانو) کا لفظ ہونا کافی تھا اور السمع (یعنی سنو) کا لفظ زیادہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی اس لفظ کا زیادہ کرنا یقیناً اسی غرض سے ہے کہ نا رسمی اطاعت کی بجائے شوق آمیز اطاعت کا معیار قائم کیا جائے پس اسلامی ضابطۂ اطاعت کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

(۱) ہر امر میں اپنے افسر کے حکم کی اطاعت کرو خواہ اس کا کوئی حکم تمہیں پسند ہو یا ناپسند ہو۔

(۲) اپنے افسر کی طرف شوق کے ساتھ کان لگائے رکھو تا اس کا کوئی حکم تمہاری تعمیل سے باہر نہ رہ جائے۔

(۳) لیکن اگر تمہارا افسر کسی ایسی بات کا حکم دے جو خدا اور اس کے رسول یا کسی بالا افسر کے حکم کے صریح خلاف ہے تو پھر جہاں تک اس مخصوص حکم کا تعلق ہے اس کی اطاعت نہ کرو۔

73

حضرت عمرؓ کا اسلام لانا

حضرت امیر حمزہؓ کے قبول اسلام کی خبر رؤسائے قریش کے خرمنِ دل پر برق بے امان بن کر گری جس سے ان کی آتشِ عناد اور بھی شعلہ افروز ہو گئی۔ حضرت عمرؓ بھی جن کی پہلوانی، جنگ جوئی اور بہادری کے جھنڈے عرب کے گوشے گوشے میں گڑے ہوئے تھے دوسرے اکابر قریش کی طرح اسلام اور پیغمبر اسلام کی شدید مخالفت میں پیش پیش تھے۔ ایک دن کفار کی مجلس گرم تھی ہر ایک آنحضرت کو شہید کر دینے کی ڈینگیں مار رہا تھا اتنے میں حضرت عمر بول اٹھے "اے گروہ قریش سنو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تنہا اس فتنے کے بانی محمد (صلعم) کا سر قلم کر کے اپنی قوم کو اس مصیبت سے نجات دلاؤں گا" یہ سن کر ابوجہل کی باچھیں کھل گئیں۔ بولا۔ "عمرؓ اگر تم نے یہ مہم سر کر لی۔ تو سو اونٹ اور ہزار اوقیہ چاندی بطور نذر پیش کروں گا" حضرت عمر ایفاء عہد کی غرض سے شمشیر برہنہ ہاتھ میں لئے آنحضرت کی تلاش میں نکلے۔ راستے میں سعد بن ابی وقاصؓ ملے پوچھا "عمرؓ! یوں تیغ بکف کدھر جا رہے ہو" بولے "محمد (صلعم) کو قتل کرنے کے لئے" حضرت سعدؓ نے کہا۔ "پہلے اپنی بہن اور بہنوئی کی تو خبر لو وہ دونوں اسلام قبول کر چکے ہیں۔" حضرت عمرؓ یہ چبھتا ہوا فقرہ سنتے ہی غیظ و غضب میں بھرے۔ بہن کے گھر کو روانہ ہوئے۔ قدرت مسکرا کر زبان سکوت گویا ہوئی۔ کہ عمرؓ کے راستے کی یہ تبدیلی اس کی تقدیر کی تبدیلی ہے۔" بہن کے گھر پہنچتے ہی آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ بہنوئی سے گتھم گتھا ہو گئے اور مار مار کر کچومر نکال دیا۔ بہن چھڑانے آئی تو اسے بھی زدوکوب کیا۔ آخر بہن نے ہمت و جرأت سے کہا "عمرؓ! جو چاہو کرو۔ ہم تو مسلمان ہو چکے" حضرت عمرؓ نے کہا "اچھا مجھے وہ کلام تو سناؤ۔ جو تم دونوں ابھی پڑھ رہے تھے۔ اور جو میں نے گھر میں قدم رکھتے ہی تمہاری آواز سن لی تھی" حضرت عمرؓ نے جب قرآن کریم کی آیات سنیں تو ان پر گویا جادو کر دیا گیا۔ وہ بت سے بن گئے۔ اور آنسو تھے کہ مسلسل آنکھوں سے بہہ رہے تھے تھوڑی دیر کے بعد اسی طرح شمشیر بدست آنحضرت کی طرف چلے۔ لیکن اب اس شمشیر کا خم سر تسلیم کے خم کا ترجمان تھا۔ حضور اس وقت دار ارقم میں مقیم تھے۔ حضرت عمر نے دروازے پر پہنچ کر دستک دی۔ صحابہ کرامؓ اس حالت میں دروازہ کھولنے سے ہچکچائے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا "ہچکچاہٹ کس لئے دروازہ کھول دو" حضرت امیر حمزہؓ بولے "ہاں ہاں اسے اندر آنے دو۔ نیک نیتی سے آیا ہے۔ فبہا ورنہ ایسے ہی وار سے اس کی شمشیر عریاں اس کے گلے میں حائل کر دی جائے گی" دروازہ کھول دیا گیا اور حضرت عمرؓ اندر آئے۔ آنحضرتؐ نے اس کا دامن جھٹک کر فرمایا "ہاں عمرؓ! کس لئے آئے ہو" عرض کی۔ "مسلمان ہونے کے لئے" آنحضرتؐ نے فرطِ شادمانی سے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ ساتھ ہی صحابہ کرامؓ نے اس زور سے اللہ اکبر کے نعرے لگائے کہ آس پاس کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔

برکات و فضائل درود شریف

(از مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک ۱۸۲/7-R ضلع بھاولنگر)

اللہ تعالیٰ کا ذکر اور تسبیح و تحمید کرتے رہنا جس طرح ہر مسلمان اور سچے مومن کی رُوح کی غذا ہے اسی طرح انسانیت کے محسنِ اعظم حضرت نبی کریم محمد عربی (صلے اللہ علیہ وسلم) کے احسانات کو یاد کر کے دلی محبت کے ساتھ آپؐ پر کثرت سے درود و سلام بھیجتے رہنا بھی ہر عاشقِ رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کے امراضِ روحانی کی دوا ہے۔

خدائے قدوس نے جہاں اپنی تسبیح اور حمد و ثنا کا ارشاد فرمایا ہے وہاں اپنے مقدس و مقبول رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) پر کثرت سے درود شریف بھیجتے رہنا بھی ہمارا فرض قرار دیا ہے بلکہ وہ مالکِ حقیقی خود بھی اپنے محبوب رسولؐ پر بے شمار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

(احزاب ع ۷)

"یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو (تم بھی) اس (مقدس نبیؐ) پر درود و سلام بھیجو"

رسولِ پاک کے عاشقِ اعظم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس محسن نبیؐ پر درود بھیجو جو خداوند رحمان و منّان کی صفات کا مظہر ہے کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے اور جس کے دل میں آپؐ کے احسانات کا احساس نہیں اُس میں یا تو ایمان ہے ہی نہیں اور یا پھر وہ اپنے ایمان کو خود تباہ کرنے کے درپے ہے۔"

(اعجاز المسیح صـ۳)

نیز فرماتے ہیں:۔

"اُمّت کے سلام و صلوٰۃ برابر آنحضرتؐ کے حضور میں پہنچائے جاتے ہیں۔" (ازالہ اوہام)

اللہ تعالیٰ آپ سے یوں مخاطب ہوا:۔

"بھیج درود اُس محسن پر تُو دن میں سَو سَو بار"

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

"جب کوئی مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر واپس کرتا ہے اور مَیں اُس کے درود و سلام کا جواب دیتا ہوں۔"

پس ہمارا بھیجا ہوُا درود و سلام ضائع نہیں جاتا بلکہ ہمارے محسن آقا نبیٔ کریمؐ کے حضور پیش کیا جاتا ہے۔ اس کی تائید میں ابوداؤد کی وہ روایت بھی ہے جس میں حضورؐ فرماتے ہیں کہ:۔

"یقیناً جمعہ کا دن تمہارے دوسرے دنوں سے افضل ہے۔ اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ یقیناً تمہارا درود و سلام میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔"

حضور رسول مقبول (صلے اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجنا پُوری اُمّت اور خصوصاً حضورؐ کے سچے متبعین کے لئے باعثِ رحمت اور موجبِ خیر و برکت ہے اور ہمارے گناہوں کے کفّارہ اور بلندیٔ درجات نیز نیکیوں کی زیادہ توفیق ملنے کا ذریعہ بھی ہے۔ چنانچہ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرماتے ہیں:۔

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَّ رُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔

کہ "جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اُس پر دس برکات نازل فرمائے گا اُس کی دس بدیاں معاف کی جائیں گی اور اُس کے دس درجات بلند کئے جائیں گے۔"

(نسائی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اُس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے۔" (اخبار الحکم)

پھر حضرتِ اقدسؑ اپنے اوپر منجانب اللہ نازل ہونے والی برکتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ۔ درود بھیج محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضّلات اور عنایات اُسی کے طفیل ہیں اور اُس سے محبت کرنے کا یہ صلہ ہے سُبْحَانَ اللّٰہ! اُس سرورِ کائنات کے حضرتِ احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں اور کس قسم کا قُرب ہے کہ اُس کا مُحِب خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اُس کا خادم ایک دنیا کا مخدوم بنایا جاتا ہے۔۔۔۔ اس مقام پر مجھے یاد آیا کہ ایک رات اِس عاجز نے اِس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان معطّر ہو گیا اُسی رات خواب میں دیکھا کہ فرشتے آبِ زلال کی شکل میں نُور کی مشکیں اِس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے اُن میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تُو نے محمدؐ کی طرف بھیجی ہیں۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔" (براہین احمدیہ حصّہ چہارم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس محبت سے دعا مانگتے ہیں کہ:۔

"اے پیارے خدا اِس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداءِ دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔" (اتمام الحجہ)

؎ مصطفیٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نُور لیا بارِ خدایا ہم نے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اور اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت عطا فرمائے اور توفیق بخشے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانوں کو یاد کر کے محبت بھرے دل کے ساتھ ہر گھڑی اور ہمیشہ ہی آپؐ پر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں تاکہ ہم اُن الٰہی برکات و فیوض سے فیضیاب ہوتے رہیں جو رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ اور اطاعت اور محبت سے ہی حاصل ہو سکتی ہیں ؎

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَ بَعْثٍ ثَانِیْ

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دُنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے۔ اسلام سے دُور لوگوں کے نام "الفضل" جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے روشناس کرائیے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ سے جناب مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب کی ملاقات کا ایک نہایت ایمان افروز واقعہ

(دوست محمد شاہد)

جناب مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب (ریٹائرڈ جج ہائیکورٹ حیدرآباد دکن) برصغیر کے ان ممتاز، مقتدر اور صاحب طرز ادیبوں میں سے تھے جن کی نثر نگاری پر زبان اردو کو ناز ہے۔ اس ادبی مقام کے علاوہ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل تھا کہ آپ رشتہ میں حضرت نانی اماں سید بیگم صاحبہؓ کے بھانجے تھے اس تعلق کے باعث آپ دہلی میں کئی بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے اور آپ کو حضور کی عظیم شخصیت کو قریب سے دیکھنے کے متعدد قیمتی مواقع میسر آئے۔

ایک مرتبہ آپ کے ایک فقیر منش اور صوفی مشرب چچا مرزا عنایت اللہ بیگ نے ایک خاص ہدایت دے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھجوایا تھا۔ یہ خاص ہدایت کیا تھی اور اسکے اثرات کیا تھے؟ اس اہم واقعہ کی ایمان افروز تفصیل خود میرزا فرحت اللہ بیگ نے اخبار "اخبار نوار دکن میں مشاہیر سے ملاقات" کے عنوان سے شائع کرا دی تھا جو برادرم ارشاد علی خان صاحب دفتر مپورد لاہور کے شکریہ سے درج ذیل کی جاتی ہے:۔

جناب مرزا فرحت اللہ بیگ مرحوم نے تحریر فرمایا کہ

"اب ایک ایسے شخص سے میرے ملنے کا حال سنئے جو اپنے فرقہ میں نبی سمجھا جاتا ہے اور دوسرے فرقے والے خدا جانے اسکو کیا کچھ نہیں کہتے یہ کون ہے؟ جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم قادیانی بانی فرقہ احمدیہ۔ ان سے میرا یہ رشتہ ہے کہ میری خالہ زاد بہن ان سے منسوب تھیں۔ اس لئے یہ جب کبھی دلّی آتے تو مجھے ضرور بلا لیتے اور پانچ روپیہ دیتے۔ چنانچہ دو تین دفعہ اُن سے میرا ملنا ہوا۔ مگر یقین دلاتا ہوں کہ انہوں نے کبھی مجھ سے ایسی گفتگو نہیں کی۔ جس کو تبلیغ کہا جا سکے اس زمانے میں مَیں الیف اے میں پڑھتا تھا زیادہ تر مسلمانوں کی تعلیم کا ذکر ہوتا تھا اور اس پر وہ افسوس ظاہر کیا کرتے تھے کہ مسلمان اپنی مذہبی تعلیم سے بے خبر ہیں اور جب تک مذہبی تعلیم عام نہ ہو گی۔ اس وقت تک مسلمان ترقی کی راہ سے ہمیشہ ہٹے رہیں گے۔

میرے ایک چچا تھے جن کا نام مرزا عنایت اللہ بیگ (مرحوم) تھا۔ یہ بڑے فقیر دوست تھے۔ چنانچہ تمام ہندوستان کا سفر فقیروں سے ملنے کے لئے کیا بڑی بڑی سخت ریاضتیں کیں چنانچہ اس سے ان کی نسبت کا اندازہ کر لیجئے کہ تقریباً چالیس سال تک برسات کو نہیں سوئے۔ صبح کی نماز پڑھ لی۔ ڈھائی گھنٹے کے لئے سو جاتے ورنہ سارا وقت یاد الٰہی میں گزارتے ایک دن میں جو مرزا غلام احمد صاحب کے ہاں جانے لگا۔ تو چچا صاحب قبلہ نے مجھ سے کہا

"بیٹا! میرا ایک کام ہے۔ وہ کر دو اور وہ یہ ہے کہ جن صاحب سے ملنے تم جا رہے ہو۔ ان کی آنکھوں کو دیکھو کہ کس رنگ کی ہیں؟"

79

میں سمجھا بھی نہیں۔ اس سے ان کا مطلب کیا ہے؟ مگر جب مرزا صاحب کے پاس گیا تو بڑے غور سے ان کی آنکھوں کو دیکھتا رہا۔ میں نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں سبز رنگ کا پانی گردش کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے اس سلسلے میں مَیں نے بھی خود ان کو ذرا غور سے دیکھا کیونکہ اس سے پہلے جو میں ان کے پاس جاتا تھا۔ تو ہمیشہ نیچی آنکھیں کر کے بیٹھتا تھا اس دفعہ میں نے دیکھا کہ) ان کا چہرہ بہت بارونق ہے سر پر کوئی دو دو انگل کے بال ہیں داڑھی خاصی نیچی ہے آنکھیں جھکی جھکی ہیں۔ بات کرتے ہیں تو بہت متانت سے کرتے ہیں — بہرحال وہاں سے واپس آنے کے بعد میں نے چچا صاحب قبلہ سے تمام واقعات بیان کئے انہوں نے کہا

"فرحت! دیکھو۔ اس شخص کو بُرا کبھی نہ کہنا۔ فقیر ہے اور یہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہیں۔"

میں نے کہا "یہ آپ نے کیوں کر جانا"؟ فرمایا۔

"جو اہل دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں ہر وقت غرق رہتا ہے اس کی آنکھوں میں سبزی آ جاتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ سبز رنگ کے پانی کی ایک لہر ان میں دوڑ رہی ہے۔"

میں نے اس وقت تو ان سے اس کی وجہ نہ پوچھی مگر بعد میں معلوم ہوا کہ سب فقراء اور اہل طریقت اس پر متفق ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سبز ہے۔ اسی کا عکس آپ کا زیادہ خیال کرنے سے آنکھوں میں جم جاتا ہے۔"

("نواء دکن بابت ۱۶ ار تا ختم مئی ۱۹۲ بحوالہ ہفت روزہ پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۸ رجولائی ۱۹")

ع یا ربّ صلِّ علیٰ نبیّکَ دائمًا
فی ھٰذہِ الدُّنیا و البعثِ ثانٍ

واقفین عارضی کیلئے اطلاع

ایک دوست نے تحریر فرمایا کہ:۔

"وقف عارضی کے دوران بعض غیر احمدی دوست از راہ محبت دعوت دے دیتے ہیں اور اگر ان کی دعوت کو رد کر دیا جائے تو اسمیں اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔ ایسی حالت میں جب وقف عارضی کے دوران کسی غیر احمدی دوست کے ہاں جائیں اور وہ محبت کے طور پر چائے پیش کریں تو کیا ان کی اس دعوت کو قبول کرنے کی اجازت ہے"

میں نے یہ چٹھی بغرض استفسار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی حضور نے فرمایا "ایسی صورت میں اجازت ہے"

واقفین عارضی کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

(ابو العطاء ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

تاریخ احمدیت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آخری سفرِ لاہور

"چشمۂ معرفت" کی اہم تصنیف اور دوسرے مسلسل علمی و دینی مشاغل کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت پر بہت اثر پڑا تھا مزید برآں حضرت ام المومنین کی طبیعت بھی ان دنوں ناساز تھی اور ان کی باصرار خواہش تھی کہ لاہور جاکر کسی ماہر لیڈی ڈاکٹر سے علاج کرائیں جس حضورؑ نے نواب سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ سے فرمایا کہ مجھے ایک کام درپیش ہے دعا کرو اور اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا چنانچہ انہوں نے رؤیا میں دیکھا کہ:۔

"وہ چوبارہ پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نور الدین صاحب ایک کتاب لئے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں۔ اور میں ابوبکر ہوں"

دوسرے دن حضرت سیدہ موصوفہ نے حضور کو یہ خواب سنائی تو حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا:۔

"یہ خواب اپنی اماں کو نہ سنانا۔" (حیدر ۲ اپریل)

اس خواب کے علاوہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء بوقت چار بجے صبح یعنی تیاری سے صرف ایک روز قبل خود حضرت اقدس علیہ السلام پر الہام بھی ہوا۔

"مباش ایمن از بازیٔ روزگار"

ان آسمانی خبروں کی بناء پر حضور کو احساس ہو چکا تھا کہ اس سفر میں حضور کو سفرِ آخرت بھی پیش آنے والا ہے اور اسی لئے حضور لاہور تشریف لے جانے میں بہت متأمل تھے۔

قادیان سے روانگی:۔ لیکن خدائی تقدیر چونکہ یہی تھی لہذا حضور علیہ السلام ۲۷ اپریل ۱۹۰۸ء کی صبح کو قادیان سے بٹالہ روانہ ہوگئے۔ حضور کے ہمراہ اس سفر میں ۱۱ افراد تھے۔ روانگی سے قبل حضرت اقدس علیہ السلام نے وہ حجرہ بند کیا جس میں آخری عمر میں حضور تصنیف فرمایا کرتے تھے۔ حضور نے یہ حجرہ بند کرتے ہوئے کسی کو مخاطب کرنے کے بغیر فرمایا:

"اب ہم اس کو نہیں کھولیں گے"

بٹالہ پہنچے تو خلافِ توقع ریزرو گاڑی نہ مل سکی، حضور اقدس علیہ السلام نے ریزرو گاڑی کے انتظار میں ایک روز قیام فرمایا اور ۲۹ اپریل ۱۹۰۸ء کو بٹالہ سے گاڑی میں سوار ہوئے۔ گاڑی امرتسر سٹیشن پر پہنچی تو مخلصین امرتسر نے حضور سے معانقہ کیا۔ اس وقت جذب و کشش کا یہ عالم تھا کہ اسٹیشن پر جس انسان کے کان میں آپ کا نام پہنچا شوق زیارت میں بھاگا چلا آیا۔ اسی اثنا میں ایک معزز غیر احمدی دوست چند احباب کے ساتھ تشریف لائے۔ حضرت اقدس نے اندر کو گاڑی کے اندر بٹھالیا اور نہایت محبت بھرے الفاظ میں ان کو مسئلہ وفات مسیح کے بارے میں قرآنی شہادت پیش فرمائی۔ اتنے میں گھنٹی بجی اور گاڑی لاہور کو چل دی۔ حضور بالآخر بخیریت لاہور پہنچ گئے۔

قیام لاہور کا ایک ایمان افروز واقعہ:۔ بابو غلام محمد صاحب فورمین لاہوری اور میاں عبد العزیز صاحب مغل کا بیان ہے کہ ایک دفعہ جبکہ حضور لاہور تشریف لائے تو ہم چند نوجوانوں نے مشورہ کیا کہ دوسری قوموں کے بڑے بڑے لیڈر جب یہاں آتے ہیں تو ان کے نوجوان گھوڑوں کے بجائے خود ان کی گاڑیاں کھینچتے ہیں اور ہمیں جو لیڈر اللہ تعالیٰ نے دیا ہے یہ اتنا جلیل القدر ہے کہ بڑے بڑے بادشاہ بھی اس کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ پس آج گھوڑوں کی بجائے ہمیں ان کی گاڑی کھینچنی چاہیئے۔ چنانچہ ہم نے گاڑی والے سے کہا کہ اپنے گھوڑے الگ کرلو آج گاڑی ہم کھینچیں گے۔ کوچبان نے ایسا ہی کیا جب حضور باہر تشریف لائے تو فرمایا کہ گھوڑے کہاں ہیں؟ ہم نے عرض کیا کہ حضور دوسری قوموں کے لیڈر آتے ہیں تو ان قوموں کے نوجوان ان کی گاڑیاں کھینچتے ہیں۔ آج حضور کی گاڑی کھینچنے کا شرف ہم حاصل کریں گے۔ فرمایا:

"فوراً گھوڑے جوتو! ہم انسان کو حیوان بنانے کے لئے دنیا میں نہیں آئے ہم تو حیوان کو انسان بنانے کے لئے آئے ہیں۔"

جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

میری جنت مل گئی مجھ کو فقط اک آہ میں
ڈھونڈتے پھرتے رہے تم جس کو عز و جاہ میں

تو جو مسلم کے لئے راتوں کو یوں زاری کرے
لے کے آیا ہوں تمنائیں تری درگاہ میں

ناصرِ دینِ محمدؐ کی دعا ہے روز و شب
تیرے مسلم کو ملے لذت فقط اللہ میں

میرے مولیٰ کر عطا مسلم کو عشقِ مصطفیٰؐ
آج کل مشغول ہے وہ ماسوا کی چاہ میں

عشقِ احمدؐ سے دنوں میں فاصلے وہ طے ہوئے
فاصلے جو طے کبھی ہوتے تھے لاکھوں ماہ میں

خاک میں ملنے سے ملتا ہے وہ لعلِ بے بدل
گو دڑی میں ہے نہیں ملتا وہ تاج شاہ میں

دُور بینِ معرفت سے مٹ گیا نقشِ دوئی
کوہ کی رفعت کو پایا ہم نے برگِ کاہ میں

جان و مال و آبرو ہر شے ہے ملکیت تری
"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

عبد الماجد انور خالصہ کالج لائل پور

قوموں کی اصلاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالیے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ضرورت اساتذہ

ہمارے سکول محمود آباد (سندھ) میں دو ٹرینڈ اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں جلد سے جلد معہ تجربہ۔ قابلیت۔ اسناد و عمر و سفارش امیر حلقہ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

دفتر ایم ایف۔ سنڈیکیٹ ربوہ

اچھوتے اور بیمثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما الفضل گاسٹ گسٹمر ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۲۲۳

75

پی آئی اے کا نصب العین

— مسلسل توسیع و ترقی

فضائی راستے

پی آئی اے کی ملکی اور بین الاقوامی پروازوں میں لگاتار توسیع اور اضافہ ہو رہا ہے۔ ۱۹۶۷ء کے وسط تک اس کے فضائی راستوں کا مجموعی فاصلہ ۴۲۸۶۶ میل تک پہنچ چکا تھا۔ ۱۹۶۷-۱۹۶۶ء سال کے دوران میں ۱۴۰۰۰ میل کا مزید اضافہ ہوا جو پچھلے سال کے مقابلہ میں ۴۸ فیصد زائد تھا۔

مسافر

سال بہ سال مسافروں کی بڑھتی ہوئی تعداد پی آئی اے کی مہمان نوازی اور اس کے عملے کے حسن واخلاق سے محظوظ ہوتی ہے۔ اس کی پروازوں کا سلسلہ اب پاکستان میں ۲۶ مقامات اور بیرونی ملکوں کے ۲۴ عظیم شہروں تک پھیلا ہوا ہے۔ ۱۹۶۷-۱۹۶۶ء میں ختم ہونیوالے دس سال کے عرصہ میں پی آئی اے کے مسافروں میں ۳۶۰ فیصد کا اضافہ ہوا۔

نتائج

تیز رفتار اور بلند معیار فضائی نقل و حمل کے اس قومی نظام کا نام پی آئی اے ہے۔ سست رفتار اور تکلیف دہ سفر کی پریشانی سے نجات۔ پاکستانی ماہرین کے لئے بڑا موقع۔ پاکستان اور بیرونی ممالک کے حسین مقامات اور کاروباری مراکز تک لوگوں کی رسائی۔ قوم کے مفاد کی خاطر زرِ مبادلہ کی فراہمی۔

ملک و قوم کی خدمت میں توسیع و ترقی کی راہ میں گامزن۔

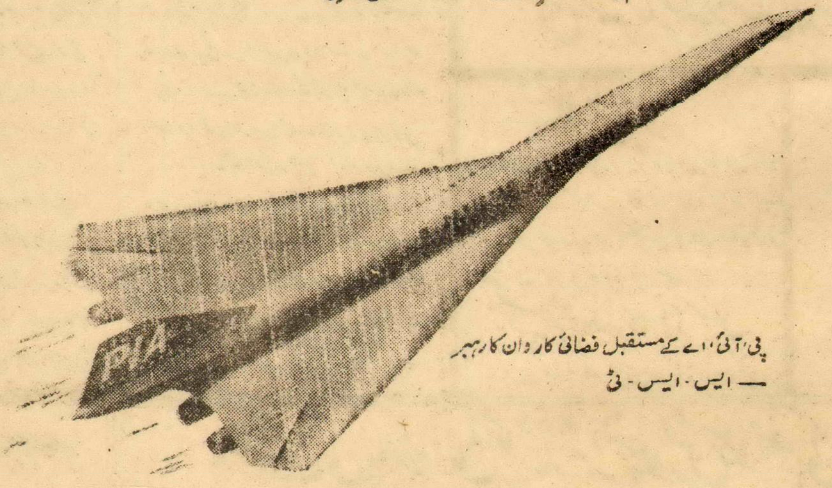

پی آئی اے کے مستقبل فضائی کاروان کا رہبر
— ایس۔ ایس۔ ٹی

PIA پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز

۱۸۱/۱۴۴ PIA

زیورات کے متعلق ہر قسم کی ضروریات کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر پاک جیولرز گولبازار ربوہ

اکسیر پائیوریا مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا ٹھنڈے اور گرم پانی کا لگنا اور مونہہ کی بدبو دور کرنے کیلئے اکسیر ہے مکمل کورس ۲/۵۰ روپے ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۴

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اسی بات کو نوٹ فرمالیں

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۱۹۲۳۷

میں دین محمد ولد میراں بخش صاحب قوم آرائیں پیشہ بے کاری عمر ۶۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چھیرو چیچی ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اسکے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ نقد رقم -/۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار بسعودت خرچ ملتے ہیں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- دین محمد ولد میراں بخش معرفت فضل کریم کریانہ مرچنٹ کنری ضلع تھرپارکر۔ گواہ شد :- محمد اقبال ولد دین محمد قائد خدام الاحمدیہ چھیرو چیچی۔ گواہ شد :- محمد رمضان ولد اللہ بخش سیکرٹری مال چھیرو چیچی ضلع تھرپارکر

مسل نمبر ۱۹۲۳۸

میں علی احمد ولد چوہدری رحمت اللہ صاحب قوم ارائیں جٹالہ پیشہ ملازمت عمر ۶۴ سال تقریباً بیعت ۱۹۴۴ء ساکن چک ۶۶/۵-D ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔

۱۰ مرلہ سکنی زمین چک ۶۶/۵-D قیمتی -/۵۰۰ روپے ہے اور ۱۰ مرلہ سکنی زمین ربوہ ضلع جھنگ قیمتی -/۵۰۰ روپے ہے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۸۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- علی احمد ولد چوہدری رحمت اللہ صاحب چک ۶۶ جنوبی ضلع ساہیوال گواہ شد :- مرزا احمد بیگ موصی ۲۸۸۵ مکان ۲۱۹/B-D ساہیوال گواہ شد :- علی محمد مسلم مکان ۲۳۵/F فرید ٹاؤن ضلع ساہیوال۔

مسل نمبر ۱۹۲۳۹

میں محمد بی بی بیوہ میاں عمرالدین صاحب قوم ڈھڈی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ حق مہر میں نے اپنے خاوند سے وصول نہیں کیا تھا بلکہ ان کو بخش دیا تھا۔ جو غالباً -/۱۴۰ روپے تھا۔

انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن ۱/۲ تولہ قیمت -/۵۰ روپے نقد رقم -/۵۵ روپے

کل رقم -/۱۰۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے میرے لڑکوں کی طرف سے مبلغ دس روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- نشان انگوٹھا محمد بی بی بیوہ میاں عمرالدین صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد :- بقلم خود ماسٹر نذیر احمد ولد میاں عمرالدین صاحب مرحوم۔ گواہ شد :- رشید الدین ربی سلسلہ احمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

ہر قسم کا سامان بجلی تیار کیا جاتا ہے

مثلاً خاص کوالٹی (۱) ساکٹ وسوچ کٹ پینڈ ۱۵ ایمپیر زلطرہ پن پورسلین (۲) پلگ ٹاپ ۱۵ ایمپیر ز لطرہ پن (۳) ساکٹ ۱۵ ایمپیر ز لطرہ پن پورسلین (۴) ساکٹ ۵ ایمپیر ز دو پن پورسلین وغیرہ

شفیع سنز انڈسٹریز سمال انڈسٹریز اسٹیٹ سیالکوٹ نمبر ۲

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ بیڈ کور بستر۔ فرشی دریاں۔ کھیس تولیے۔ جاء نماز تھوک اور پرچون مل سکتے ہیں

وسیم اپہولسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس

ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں مینجر

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۱-۱۵	۱۱-۱۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۳۰	۳-۱۵	[illegible]	۵-۰۰
لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۴۰	۸-۱۰	۸-۳۰	۹-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۰۰	۱۲-۳۰ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۱۰	۳-۲۰	۴-۱۰	۵-۱۰	۵-۳۰
لاہور تا گوجرانوالہ	۴-۱۵	۹-۱۵	۴-۰۰ بعد دوپہر	ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار و خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں۔ محمد علی اظہر جنرل مینیجر													
گوجرانوالہ تا لاہور	۴-۱۵	۹-۳۰	۱-۴۵ بعد دوپہر														

نوٹس، رائے اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل ربوہ سے خط و کتابت کیا کریں

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے نورِ منظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

شربتِ خانہ ساز کھانسی، نزلہ، اور سینے کی جملہ امراض کا مکمل علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ کی تحریری پیشکش سب کے لئے یکساں مفید فی شیشی سوا روپیہ صرف

معیاری ملبوسات

کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لایئے
موسم گرما کیلئے
ہر قسم کی بہترین پرنٹ
وائلیں، لون اور لسن فرانٹر
خوشنما رنگوں میں
مومن کلاتھ ہاؤس سے خریدئیے
خواجہ عبدالمومن، مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار۔ ربوہ

دُرِّ ثمین انگریزی

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے اُردو اشعار
کا
منظوم ترجمہ
قیمت: دس روپے صرف
ملنے کا پتہ: مکتبہ ریویو آف ریلیجنز ربوہ

مشتہرین سے خط وکتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور تحریر کیا کریں (منیجر)

کتاب "تاج الصحت"

یہ زمین و آسمان یہ بحر و بر، یہ دشت و بیاباں یہ گلزار و چمن، یہ دستہ گل، یہ تختۂ زمردیں، یہ گیاہ خودرو یہ نسرین و نسترن، یہ بلبل شیریں نوا، یہ قمری دلکش صدا یہ لالۂ صحرائی یہ رنگ شفق شام ......

یہ ساری لذتیں اور نعمتیں اسی وقت تک دل کا دامن اپنی طرف کھینچتی ہیں جب زندگی ولولے سے بھرپور ہو، جب زندگی میں امنگ ہو، ترنگ ہو، جوش ہو، خروش ہو

لیکن آپ! ان لذتوں اور نعمتوں سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے، آپ کے لئے پھول کانٹا ہے آپ کے لئے صدائے بلبل، سامعہ خراش ہے، زندگی کے جمگھٹ یاروں کی مجلسیں، دوستوں کی محفلیں آپ کے لئے بیکار اور قطعاً بے کار ہیں۔ اور

سچ تو یہ ہے
کیا لطف انجمن کا جب دل ہی بجھ گیا ہو!
لیکن آپ کا دل کیوں بجھ گیا ہے؟
ہم بھی جانتے ہیں، آپ بھی جانتے ہیں۔ آئیے
ہم آپ کے دل کو پھر مسرور ومخمور بناتے ہیں،
کتاب "تاج الصحت"
مفت منگوا کر پڑھیئے۔
اور اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیے

دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ
ڈاکخانہ تاج کمپنی پوسٹ بکس ۵۳۰۔ کراچی

سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور مجرب و یادگار سرمہ
یہ سُرمہ نہایت درجہ مقوی بصر ہے نظر تیز کرتا اور عینک اُتارتا ہے، خارش، پانی ڈھلکا، ککرے موتیا وغیرہ کا بہترین علاج ہے۔ قیمت فی شیشی چھ پیسے صرف

نور کا جل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کیلئے بہترین سرمہ
خارش، پانی بہنا، ناخنہ، پھولا وغیرہ امراض کا بہترین علاج، مفرد جڑی بوٹی کا سیاہ رنگ جوہر۔ جو بچوں عورتوں، مردوں سب کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون نمبر ۳۸

نورانی کاجل

سرمہ نور والوں کا
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ، قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

سُرمہ نور رجسٹرڈ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
اطباء ڈاکٹروں سا اور اہل ڈی گزیڈ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ فی تولہ ۔۔ ۲ روپے۔

طاقت کی دوائی

مایوس اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج
مکمل کورس تیس ۳۰ روپے

اکسیر اٹھرا

بچے ضائع ہو جاتے ہوں یا پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال از حد مفید ہے۔ مکمل کورس ۔۔۔ ۱۸ روپیہ

ادویات ملنے کا پتہ: شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ رنگ بازار سیالکوٹ

۷۰ فیصدی کمیشن

افتابی سلاجیت

جوڑوں کے درد، عرق النسا کے لئے، ضعف اعصاب و کمزوری کے لئے تریاق صفت اکسیر ہے خوراک ۲ ماشہ ہمراہ دودھ استعمال کریں،
ملنے کا پتہ: جڑی بوٹی سپلائی مانسہرہ ضلع ہزارہ

نصرت رائیٹنگ پیڈ
جس پر بلاک
الیس اللہ بکاف عبدہ
چھپا ہوا ہے
ملنے کا پتہ: نصرت آرٹ پریس۔ ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیے اور
غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ صرف ۲ روپے (مینجنگ ایڈیٹر)

قابلِ اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں
(منیجر)

اعلانِ نکاح

میرے بڑے فرزند مسعود احمد جاوید سلمہ اللہ تعالٰے کے چارج مین پاکستان آرڈیننس فیکٹریز واہ کینٹ کے نکاح کا اعلان عزیزہ تسنیم سحر بنت مکرم میاں بشیر احمد صاحب قریشی مرحوم کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۱ مئی کو مکرم چوہدری محمد دین صاحب انور پروفیسر گورنمنٹ کالج سرگودھا نے ۱۵۱۔ ۱/۸ سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں پڑھا۔

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالٰے اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت بنائے۔ آمین۔

(اہلیہ قریشی محمد اسماعیل صاحب فوق مرحوم ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر)
۲۲۔ الفہ ۵ / ۲ واہ کینٹ۔

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالٰے نے ۱۷ اپریل کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام وسیم احمد تجویز فرمایا ہے۔ جملہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالٰے اسے خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

(خاکسار عبدالرشید دفتر الفضل ربوہ)

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
حب اٹھرا فی تولہ دو روپے ۲ مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے ۲۰ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوان محمود ربوہ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۰ مئی تا ۱۷ مئی ۱۹۶۸ء

۱۔ اس ہفتہ کے اوائل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پاؤں میں نقرس کی تکلیف کے باعث ناساز ہوگئی جس کا سلسلہ ابھی تک چل رہا ہے اگرچہ پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن درد اب بھی ہے۔ علالت طبع کے باعث حضور ۱۵ اور ۱۶ مئی احباب کو ملاقات کا شرف بھی عطا نہیں فرما سکے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور سلامتی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اس ہفتہ بہت ناساز رہی۔ ۱۵ مئی کو حضرت سیدہ موصوفہ نے احباب جماعت کے نام حسب ذیل دعائیہ پیغام ارسال فرمایا جو ۱۶ مئی کے الفضل میں شائع ہوا:۔

"احباب میرے لئے دعا کریں۔ کچھ عرصے سے بیمار ہوں۔ چند دنوں سے تو ٹانگ میں شدید درد ہے جس کی وجہ سے مجھے چلنا پھرنا بھی مشکل ہے۔ احباب دعا کے لئے اکثر خطوط لکھتے رہتے ہیں اب میں فرداً فرداً ان کے جواب لکھوا بھی نہیں سکتی البتہ دعا سب کے لئے کر دیتی ہوں"۔

احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور صحت و عافیت کے ساتھ درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۳۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی طبیعت اس ہفتہ ناساز رہی۔ روزانہ ٹمپریچر ہو جاتا تھا اور کھانسی کی بھی تکلیف تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی طبیعت اچھی ہے صرف معمولی کھانسی باقی ہے۔ احباب آپ کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی بالالتزام دعا کریں۔

۴۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰ مئی کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت سے متعلق سورہ بقرہ کی آیت ۲۲۵ اور سورہ تغابن کی آیت ۱۸ کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے خطبہ کے دوران اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہ اس سال اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے احباب جماعت نے صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات میں تین لاکھ اسی ہزار روپے سے زیادہ کی مالی قربانی پیش کی ہے زمیندار احباب کو توجہ دلائی کہ وہ دین کی راہ میں پہلے سے بڑھ کر اپنے اموال پیش کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ چند سالوں میں ان کی آمدنیوں میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے اور آئندہ مزید اضافہ کی توقع ہے۔

۵۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پندرھویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس جس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ اپریل کو فرمایا تھا دو ہفتہ جاری رہنے کے بعد ۱۰ مئی کی شام کو کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ حضور نے اسی روز بعد نماز عصر "ایوان محمود" میں تشریف لاکر کلاس کے امتحانات میں امتیاز حاصل کرنے والے خدام میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے اور انہیں اختتامی خطاب سے نواز کر بیش قیمت نصائح سے سرفراز فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام کو اپنی زندگیوں میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کر کے حیات طیبہ کا وارث بننے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے ان پر واضح فرمایا کہ وہ قرآن مجید کے سب حکموں پر عمل پیرا ہوئے اور اعمال صالحہ بجالائے بغیر اور دعاؤں کے ذریعہ اس کے فضل کو جذب کئے بغیر اس حیات طیبہ کے وارث نہیں بن سکتے جو اس دنیا میں ہی شروع ہو جاتی ہے اور پھر جہان اخروی میں ہمیشہ ہمیش جاری رہتی ہے۔ امسال اس کلاس میں مغربی پاکستان کی ۲۷ مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ۱۶۵ خدام نے شرکت کی جب کہ گزشتہ سال ۴۰ مجالس کی طرف سے ۱۰۱ خدام شامل ہوئے تھے۔

۶۔ حضور ایدہ اللہ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کی پندرھویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس کے ہر طالب علم کے پاس تفسیر صغیر کا اپنا نسخہ ہو۔ حضور نے اس خواہش کا ہی اظہار نہیں فرمایا بلکہ ازراہ شفقت اسی غرض کے لئے تین صد روپیہ مرحمت فرمائے۔ مزید برآں مجلس لائلپور نے دو صد روپیہ اور مجلس سرگودھا نے ایک صد روپیہ ارسال کئے۔ نیز ربوہ کے بعض مقامی خدام اور احباب نے چالیس روپیہ پیش کئے۔ چنانچہ اس رقم سے رعایتی قیمتوں پر کلاس کے بیشتر طلباء کو تفسیر صغیر کے نسخے مہیا کر دیئے گئے۔ چونکہ پھر بھی ۲۴ طلباء ایسے رہ گئے تھے جن کو تفسیر صغیر کا نسخہ نہ مل سکا تھا اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ۱۰ مئی کو کلاس کی اختتامی تقریب میں ایک صد پچیس روپے مزید عنایت فرمائے اور ہدایت فرمائی کہ باقی طلباء کے لئے بھی رعایتی قیمت پر تفسیر صغیر کے نسخے فراہم کرنے کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ مجلس مرکزیہ ان خدام کی مقامی مجالس کے تعاون سے ان کے لئے بھی تفسیر صغیر کے نسخے فراہم کرنے کا انتظام کر رہی ہے۔

محترم میاں محمد اسماعیل صاحب دارالپوری کی وفات

ہمارے والد محترم میاں محمد اسماعیل صاحب دارالپوری ساکن منٹگمری بازار لائل پور ۱۲ مئی ۱۹۶۸ء کو پانچ بجے صبح حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا جنازہ اسی روز لائل پور سے ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے لہذا جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں دفن کیا گیا۔ مرحوم دیندار اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خاص خیال رکھتے تھے سلسلہ کے نظام کی پابندی نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر بزرگوں کا احترام آپ کا خاص وصف تھا سلسلہ کی ہر تحریک میں نہایت خندہ پیشانی اور فراخدلی سے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کرتے تھے۔ احباب محترم والد صاحب مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (میاں بشیر احمد دارالپوری اینڈ برادرز منٹگمری بازار لائلپور)

گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان
پرچیزنگ آف دی ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ

ٹنڈر نوٹس

غیر ملکی زر مبادلہ کے چکر میں پڑے بغیر سر ٹنڈر کے آگے درج ایکس سٹاک سے ایف او آر کی اساس پر مندرجہ ذیل سٹورز کی فراہمی کے لئے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی پرچیز کمیٹی کے ہاں رجسٹرڈ فراہم کنندگان سے ٹنڈر مطلوب ہیں۔

ٹنڈر جو باقاعدہ سربمہر ہوں اور جن پر نمایاں طور پر ٹنڈر نمبر کھلنے کی تاریخ اور وقت تحریر ہو۔ ۲۷-۵-۶۸ کو ساڑھے دس بجے دن تک وصول کئے جائیں گے اور اسی روز ساڑھے دس بجے دن کو ان خواہشمند پارٹیوں یا ان کے با اختیار نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو ٹنڈر کھلنے کے وقت حاضر ہوں گے ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) معہ مطلوبہ اشیاء کی مکمل تفصیل سپیسی فیکیشنز اور شرائط ٹنڈر تمام ایام کار میں ماسوائے جمعہ کے دفتر دستخط کنندہ ذیل سے نقد ادائیگی پر بذریعہ منی آرڈر جیسا کہ ہر ایک کے آگے درج ہے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ڈاک کے اخراجات کے لئے قیمت ایک روپیہ زائد لی جائیگی

اتھارٹی کو حق حاصل ہے کہ بغیر وجہ بتائے کسی پیشکش کو جزوی یا کلی طور پر منظور کرے یا مسترد کردے۔

نمبر شمار	سٹورز کی تفصیلات	ٹنڈر نمبر	ٹنڈر فارم کی قیمت	زر ضمانت	مقام ڈلیوری
۱	ٹیٹریپ	SP/85, 86, 94, 97, 106 114 & 125/PCA/67-68	۵۰.۰۰ روپے	۱۰۰۰.۰۰ روپے	مغربی پاکستان کے کئی مقامات
۲	ٹرک و پک اپ	TV/41-42/PCA/67-68	۱۰۰.۰۰ روپے	۱۰۰۰.۰۰ روپے	۱۔ لائل پور ۲۔ ٹنڈو جام

ڈائریکٹر آف ایگریکلچر انجینئرنگ
(سیکرٹری پرچیز کمیٹی)
ڈیپارٹمنٹ آف ایگریکلچر، لاہور